بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے (للعہ)

جلد ۱۰ — مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق ۲۷۔ اسوج سمت ۶۸ — نمبر ۴۶ و ۴۷

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اُس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ۔۔۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔۔۔ ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ او ۔۔۔ بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔۔۔ دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن ۔۔۔ جاں شدہ با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔۔۔ زو شدہ سیراب سرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست ۔۔۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ۔۔۔ ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است ۔۔۔ منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است ۔۔۔ منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین ۔۔۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ما است ۔۔۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب ۔۔۔ نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہوسکتا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر۔ قادیاں ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ✦

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اُسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ✦)

قادر و مقتدر پاک تیرا کیا کہنا | سم کو کر دے ابھی تو پاک تیرا کیا کہنا
جبکہ دکھلائی ذرا تو نے تجلی اپنی | جل گئے مثل خس و خاشاک تیرا کیا کہنا
روح کو تو نے کیا جسم بشر میں داخل | خاک کو خوب کیا پاک تیرا کیا کہنا
سانس کی آمد و شد پر ہے فقط موت و حیات | یہ بٹھائی ہے عجب ڈاک تیرا کیا کہنا
تو نے سب پیدا کئے بہتر ہی انسان کے | آگ ہو ڈھاک ہو یا تاک تیرا کیا کہنا

(اشک)

کلام مسیح موعود

۱۸۹۹ء کی نوٹ بک سے کچھ

فرمایا۔ رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں۔ اُسوقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے +

فرمایا۔ جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کیحالت نہیں رہتی۔ تو جو شخص اسوقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے:-

چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

عاجز نے اپنا ایک خواب حضرت کے حضور میں عرض کیا تھا جو رات کو دیکھا تھا اور صبح پورا ہوا۔ **فرمایا** جس چیز کا وجود نہیں اور وہ چیز موجود نہیں۔ اللہ تعالےٰ پہلے سے اُسکی خبر دیتا ہے دہریہ لوگ کیوں اسپر غور نہیں کرتے +

فرمایا۔ مجھے الہام ہوا ہے"۔ گورنر جنرل کی دُعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا" +

فرمایا۔ گورنر جنرل سے مُراد رُوحانی عہدہ ہے +

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

درس مسجد اقصےٰ میں

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گزشتہ پیر ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے پھر درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں شروع کردیا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جن دنوں میں حضور کی طبیعت علیل تھی۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے کانوں میں بدخبریں حضور کے متعلق پھونکتا پھرتا تھا۔ اُن دنوں جماعت احمدیہ کے بہت سے مقدس ممبروں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضور پہلے کی کیطرح مسجد اقصےٰ میں درس دے رہے ہیں اگرچہ مسجد اقصےٰ میں آپنے کئی دفعہ وعظ کیا ہے۔ مگر باقاعدہ درس کے شروع کرنے کا یہ پہلا ہی دن ہے حضور کو درس کیواسطے مسجد میں دیکھکر بہت سے احباب اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو یاد کرکے چشم پُرآب ہو رہے تھے اور دل خدا تعالےٰ کے شکریہ میں سجدہ میں تھے۔ درس قرآن شریف میں بھی سجدہ کا موقعہ نصیب ہوا۔ عجیب بات ہے کہ جہاں سے درس شروع ہوا وہ آیت بھی خدا تعالےٰ کے فضل کا ذکر کرتی ہے۔ پارہ ۱۹۔ رکوع ۱۷۔ ولقد اٰتینا داؤد وسلیمان علماً وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علیٰ کثیر من عبادہ المؤمنین حضور والا کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنا خاص علم عطا فرمایا ہے اور مومنوں پر اتنی بڑی فضیلت دی ہے کہ انہیں مومنوں کا امام بنا دیا ہے۔ اور جیسا کہ سلیمان کے قابو میں جن۔ انس اور طیر تھے۔ ایسا ہی حضور کے قابو اللہ تعالےٰ نے سخت اور معتدل اور نرم مزاج لوگوں کی ایک جماعت ایسی طرح کردی ہے۔ جس سے اُسکے خاص فضل کا اظہار ہوتا ہے۔

(فالحمد للہ ثم الحمد للہ)

ضمیمہ کے درس کے متعلق مشورہ

اب جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ حضور نے درس اُنیسویں پارہ سے شروع کیا ہے۔ لیکن اخبار کے ساتھ درس ۲۸ پارہ تک چھپ چکا ہے۔ احباب کا کیا مشورہ ہے۔ آیا پچھلے دو پارے پورے کئے جائیں یا یہیں سے دوبارہ شروع کردیا جائے۔ جلد مطلع فرماویں +

انجمنہائے احمدیہ

گزشتہ ایام میں انجمنہائے احمدیہ کے جلسے شملہ اور سیالکوٹ میں ہوئے۔

نادون سے خبر آئی ہے۔ کہ تمام احمدی اور غیر احمدیوں نے عید کی نماز وہاں حکیم شہامت خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے پیچھے ادا کی۔ مونگیر اور بھاگلپور میں مخالفین سلسلہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور احمدی برادران کو ہر طرح سے ایذاء دیتے ہیں بلکہ ایسا ظلم روا رکھا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کو اُسکے گھر میں آکر پیٹا۔ کیا گورنمنٹ توجہ نہ کریگی۔ اور ان ظالموں کا قرار واقعی انسداد نہ کریگی۔ علاقہ سرگودہ کے بعض مولویوں نے ہماری جماعت کے علماء کو چیلنج دیکر خواہ مخواہ کی تکلیف دی جب ہمارے احباب وہاں پہنچے۔ تو کوئی غیر احمدی مولوی بالمقابل نہ آیا۔ سوائے ایک کے جسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اُس نے بھی مباحثہ سے انکار کیا۔ اور ہمارے علماء لاچار واپس آگئے

۸۔ اکتوبر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اجلاس ہوا۔ بیرہما کی انجمن کے لائق کارکن سکرٹری ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب اپنی حساب کی کتابیں ساتھ لائے تھے۔ محاسب نے ملاحظہ کیا قابل تعریف پایا۔ دیگر انجمنوں کو بھی اس کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے +

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ زخم کے متعلق فرمایا۔ بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ہنوز اسکے اندر کوئی ٹکڑا ہڈی کا باقی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے زخم ناسور کی طرح نہایت باریک سوراخ ہے +

حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں +

مونگیر سے سید وزارت حسین صاحب بمعہ اہل بیت اور بھاگلپور سے بابو اختر علیصاحب انسپکٹر پولیس بمعہ اہل بیت تشریف لائے ہیں۔ سید بشارت احمد صاحب اپنے وطن حیدرآباد کو واپس تشریف لیگئے۔ مگر جو لطف حضرت کی صحبت کا انہوں نے یہاں رہکر اُٹھایا ہے۔ اُس نے اُنکے دل کا وطن تو اب ہمیشہ کے واسطے قادیان بنا دیا ہے۔ بابو فرزند علیصاحب ایام تعطیلات دسہرہ میں تشریف لائے دو روز قیام فرمایا +

مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء قریباً سب واپس آگئے ہیں۔ مدرسہ اپنے قابل فخر صدر اور اس کے اسسٹنٹوں کے ماتحت ترقی کر رہا ہے +

جمعہ

گزشتہ جمعہ کے دن حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ میں نعمت دُعا کے عجائبات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دُنیا میں کسی مطلب کے حصول کیواسطے جسقدر کوشش۔ محنت عقل۔ زر۔ ایک انسان خرچ کر سکتا ہے اُسی قدر دوسرا بھی کر سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک قاضی مفتی یا جج کے پاس کوئی شخص باوجود سچا ہونے کے اپنی تدابیر سے ناجائز فائدہ اٹھا لائے اور اپنے بالمقابل فریق کو نقصان پہنچا سکے لیکن جو شخص ظاہری سامانوں کی بجائے خدا کیطرف جھکتا ہے اور اُس سے استقلال سے دُعا مانگتا ہے اُسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی بڑے بڑے اٹل کام دُعا کے ذریعہ سے ٹل جاتے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں نے اس عظیم الشان ہتھیار کے استعمال سے غفلت کی اور ایسی ذلت میں گر گئے +

وعظ حضرت خلیفۃ المسیح

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی تاکید پر ایک مختصر تقریر کی۔ فرمایا۔ زخم میں درد کے خوف سے میں سجدہ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک دوست کی خواہش کو پورا کرنیکے واسطے میں کھڑا ہوا ہوں۔ کہ کچھ وعظ کردوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اس آیت شریف میں دو بار تقوےٰ کا حکم دیا گیا ہے اور پہلی دفعہ متقی کو اسکی حالت کی درستگی کے واسطے یہ چابی دیگئی ہے کہ وہ دیکھے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں۔ کل اُسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور دوسری چابی یہ بتائی ہے کہ تم جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے ہر حال سے خبردار ہے۔ جو لوگ باہمی لوگوں میں جنگ کراتے ہیں میرا دل اُنسے دُکھتا ہے اور کباب ہوتا ہے [illegible]

کلام امیر

۱۳- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہمارے ملک میں پرانی رسوم کو خوب مضبوط رکھا گیا ہے۔ سامری کو یہ ذلت کی سزا دیگئی تھی۔ کہ وہ جب بازاروں میں چلے تو لا مساس کہتا پھرے مجھے کوئی نہ چھوئے۔ اس ملک میں چوہڑے۔ بینگہ۔ بٹوال۔ دکن کے ملک میں ڈھیڑ بھنگی۔ جب کسی گھمسان یا بازار میں چلتے ہیں۔ تو پوش پوش کہتے جاتے ہیں۔ گویا اپنی ذلت کا خود اقرار کرتے ہیں۔ اُن کے کسی بڑے کو یہ سزا دیگئی ہے۔ تو اب قوم میں چلی آتی ہے +

پھر رفتہ رفتہ دور زمانہ سے یہ ذلت کی بات عزت کی بھی سمجھنے لگے۔ ہندو مسلمانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور لا مساس کہتے ہوئے چلتے ہیں۔ حالانکہ ذلت ان کی ہے +

فرمایا۔ قبر پر طواف۔ سجدہ کسی بزرگ سے التجا۔ کسی کو اللہ کہنے کے یہی معنے ہیں +

فرمایا۔ خدا تمہیں حسن ظن دے۔ اعمال بد کی اصلاح کرکے خدا کے ہوجاؤ +

۱۵- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ چوبیس ہزار میل زمین کا محیط ہے کوئی ایسا بادشاہ نہیں گزرا جس کا قبضہ سب پر ہوا ہو پس تھوڑی سی حکومت پر انسان اتنا غرہ کیا کریں +

فرمایا۔ قرآن مجید ایسی پاک کتاب مسلمانوں کے گھروں میں ہو۔ اور پھر جرایم پیشہ بھی انہی میں سے زیادہ ہوں۔ تو کیسے افسوس اور قلق کی بات ہے +

۱۶- اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقترب للناس حسابھم۔ جس شخص یا قوم یا جماعت کا حساب ہونا ہوتا ہے وہ چوکس رہتی ہے۔ پس آدمیوں کو اس حساب کے لئے کس قدر سنبھل کر رہنا چاہیئے +

فرمایا۔ تفسیروں میں جہاں طاعون کا ذکر ہے ستر ہزار موتیں بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو ہر سال لاکھوں آدمی اس سے مرتے ہیں۔ مگر جب ذرا افاقہ ہوتا ہے۔ لوگ اپنے میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ جو مشرک ہیں وہ شرک پر جمے ہیں۔ جو چور ہیں وہ چوری سے نہیں ڈرتے۔ جو دغاباز ہیں وہ دغابازی پر قائم۔ جو تجارت جھوٹ پر چلاتے ہیں۔ وہ اسی اصل پر مستحکم ہیں۔ جو ملازم ہیں وہ بدستور ملازمتوں میں سست +

فرمایا۔ ذکر محدث کے معنے ہیں نئے نئے پیرایوں میں کلام بھیجتے رہے۔ یہی معنے صحیح ہیں۔ کیونکہ کلام کو میں اللہ تعالیٰ کی صفت مانتا ہوں۔ اور متکلم خدا کی ذات ہے اور میں قرآن مجید کو مخلوق نہیں مانتا +

فرمایا۔ میں نے کوئی منصوبہ باز ایسا نہیں دیکھا کہ اُسے خدا کا خوف ہو۔ اور موت یاد ہو +

فرمایا۔ قرآن مجید تمہیں مومن بنانا چاہتا ہے تمہارے دلوں کی غفلت دُور کرنے کے لئے تمہیں اخلاق فاضلہ سکھانے کے لئے تم میں خشیۃ اللہ پیدا کرنیکے لئے زیادہ آیا ہے۔ دیکھو لو حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ وغیرہ کے ایک سو پچاس حکموں سے زیادہ نہیں۔ رکوع بہ رکوع اخلاق کی سنوار چاہتا ہے۔ پس یہ کتنا غلطی ہے کہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور کیا چاہیئے۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کے اُس حصہ کو جو اخلاق کے متعلق ہے چھوڑ رکھا ہے +

فرمایا۔ میری یہ حالت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ سجدہ کرنا مشکل۔ ایک دن خطبہ لمبا پڑھا تو اب تک پٹھے میں درد سے آرام نہیں آیا۔ اور یوں بھی اب عمر کا تقاضا ہے موت کا وقت قریب ہے قریب کیا فتوے لگ چکا ہے۔ میں تمہیں کھول کھولکر احکام الٰہی سُناتا رہتا ہوں۔ اب بھی یہ کہکر سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ تم چالاکیوں سے سُستیوں سے جھوٹوں سے فریبوں سے۔ بدکاریوں سے جھوٹی ترکیبوں سے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ بلکہ بڑا بننے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ ہے :-

قرآن مجید پر عمل !

خدا تعالیٰ فرماتا ہے انه لذکر لک ولقومك یہ قرآن مجید تیرے اور تیری قوم کے شرف کا موجب ہے۔ پس بناوٹی چیزوں سے بڑائی ڈھونڈ کر اپنا نقصان نہ کرو +

فرمایا۔ رمضان شریف تو اس واسطے ہوتا ہے کہ لوگ بھوک پیاس کی برداشت کریں۔ اور صابر بننے کی مشق کریں۔ مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ رمضان میں اُلٹے ان کے خروج پہلے سے دُگنے چوگنے بڑھ جاتے ہیں +

خلاصہ بجٹ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت سال ۱۱-۱۲ ۱۹ء

آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	اصل آمد ۱۹۰۹-۱۰ء	اصل آمد ۱۹۱۰-۱۱ء	تخمینہ بجٹ ۱۹۱۰-۱۱ء	تخمینہ بجٹ ۱۹۱۱-۱۲ء	کیفیت
۱	تعلیم	۱۱۴۱۳	۵۸۴۷	۱۶۸۰۰	۲۰۶۹۰	
۲	مدرسہ احمدیہ	۱۱۵۷	۶۹۱	۵۹۰۰	۵۴۰۰	
۳	اشاعت اسلام	۹۳۱۷	۳۳۴۸	۱۴۰۰۰	۲۱۰۰۰	
۴	مقبرہ بہشتی	۱۵۳۷۹	۱۲۶۴۰	۱۵۱۰۰	۹۷۰۰	
۵	جائداد	۱۵۳۹۶	۱۳۰۷۳	۶۸۵۰۰	۴۱۷۹۴	
۶	مساکین	۰	۱۴۵۲	۲۵۰۰	۲۵۰۰	
۷	زکوٰۃ	۱۳۴۵	۸۳۷	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۸	یتامےٰ	۸۱۰	۴۳۲	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۹	بیت المال	۱۱۸۱۵	۶۸۴۹	۱۷۰۰۰	۱۸۵۰۰	
۱۰	متفرقات شفاخانہ	۱۵۱	۴۲۹	۱۴۶۰	۶۵۶۰	
۱۱	بورڈراں	۰	۰	۲۱۰۰۰	۳۴۵۰۰	
۱۲	امانت	۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۱۳	مستقل فنڈ	۱۴۱۰	۶۶۴	۳۰۰۰	۳۰۰۰	
	کل میزان	۶۸۱۹۳	۳۹۳۶۲	۱۲۶۲۶۰	۱۷۱۶۴۴	

وبعد منہائی رقوم منتقل شدہ اصل آمد ۱۵۷۲۴۴

خرچ

اصل خرچ ۱۹۰۹-۱۰ء	اصل خرچ ۱۹۱۰-۱۱ء	تخمینہ بجٹ خرچ ۱۹۱۰-۱۱ء	تخمینہ بجٹ خرچ ۱۹۱۱-۱۲ء	کیفیت
۹۸۷۳	۴۲۷۶	۱۴۱۲۲	۲۱۱۸۹	اور بعد وضعات ۱۴۳۳۳۰ روپیہ کا بجٹ خرچ منظور کیا جاتا ہے +
۲۲۶۷	۱۵۷۴	۴۲۵۴	۸۶۸۸	
۷۵۸۴	۳۸۹۴	۱۲۵۹۰	۱۹۷۱۰	
۲۱۰۷	۱۰۱۲	۴۰۷۳	۵۳۰۷	
۲۲۱۳۰	۳۳۵۹۸	۴۷۲۳۶	۵۲۴۷۲	
۱۷۷۰	۱۰۷۶	۲۳۰۰	۲۳۷۰	
۱۴۶۳	۱۰۱۲	۱۳۳۰	۱۴۴۰	
۷۴۵	۵۲۳	۱۳۰۰	۲۱۲۰	
۱۲۶۰۹	۷۸۶۵	۱۶۴۸۲	۱۸۳۸۰	
۳۲۷۷	۲۷۸۲	۶۱۷۸	۸۱۶۰	
۰	۸۲۸۷	۲۰۰۰۰	۳۳۸۲۶	
۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۰	۰	۰	۰	
۶۳۹۲۵	۵۶۸۹۹	۱۵۳۸۶۴	۱۷۸۶۶۳	

ایڈیٹوریل

مرحبا ٹھیرو نہیں - آگے بڑھو

سیالکوٹ کا جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی سرانجام کو پہنچا - اور اسکی مختصر رپورٹ دوسری جگہ درج ہے - اسکے مختلف اجلاسوں کے پریزیڈنٹ مختلف اصحاب تھے اور سب سے آخری پریزیڈنٹ جناب چودھری **محمد امین** صاحب وکیل سیالکوٹ تھے - چوہدری صاحب موصوف اگرچہ میرے وقت میں صدر جلسہ نہ تھے تاہم میری تقریر نے ان کی طبیعت پر ایک ایسا اثر کیا ہوا تھا - کہ وہ میرے مضمون پر ریمارکس کرنے کے بغیر نہ رہ سکے اور میں خوش ہوں کہ انہوں نے ایسا کر کے اپنے عندیہ کو ظاہر کیا اور اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی - یُوں بھی احمدیوں کے ایک جلسہ کی صدارت کو قبول کرنے کے بعد ضروری تھا کہ وہ اپنے غیر احمدی احباب کے حُسن یا بدظن سے بچنے کے واسطے یہ جتلا دیتے کہ وہ احمدی نہیں ہیں - لیکن مولوی سرور شاہ صاحب کے بیانات پر ریمارکس کا حق جو صدارت کی کُرسی نے انہیں عطاء کیا اُس سے انہوں نے کماحقہٗ فائدہ اُٹھایا - اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے - بلکہ سچ تو یوں ہے کہ اپنے وقت کے لیکچرار کی تقریر پر کچھ کہنا اگر پریزیڈنٹ کے فرائض میں داخل ہے تو اس سارے جلسہ میں یہ حق صرف انہوں نے ہی ادا کیا - یا منشی **فرزند علی** صاحب نے پہلے اجلاس میں کیا تھا - ورنہ باقی پریزیڈنٹ صاحبان نے اپنے احمدی لیکچراروں کی عزت و تعظیم میں اس قدر خاکساری کو اختیار کیا کہ ان کے اوّل یا آخر میں کوئی کلمہ بھی بولنا گویا اُن کے نزدیک خلافِ ادب تھا +

میرے وقت کے پریزیڈنٹ میرے مکرم اور قدیمی مہربان جناب شیخ **عبد الرحمٰن** صاحب بی اے تھے جو سیالکوٹ میں سب ججی کے معزز عہدہ پر ممتاز اور حضرت مسیح موعود کے قدیمی خدام میں سے ہیں مگر ہمارے بیرونی احباب کے درمیان وہ غالباً اس طرح جلد شناخت کئے جا سکینگے کہ وہ ہمارے مکرم معظم دوست حضرت شیخ **رحمت اللہ** صاحب سوداگر گجراتی کے بھائی ہیں اور سلسلۂ حقہ کی محبت و خدمت میں اپنے پیارے بھائی کے ہمرنگ ہیں +

انہوں نے ضرورت نہ جانی کہ مجھے پبلک کے سامنے انٹروڈیوس کریں - کیونکہ ایڈیٹر خود ہی انٹروڈیوس شدہ ہوتے ہیں - اور میرا لیکچر ایسے تنگ وقت میں ختم ہوا کہ وہ اگر کچھ ریمارکس کرنا بھی چاہتے تو شاید سامعین کو بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے - بہر حال انکی صدارت خاموشی سے گزر گئی - لیکن چوہدری محمد امین صاحب نے میرے مضمون پر ریمارکس کئے ہیں چوہدری صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اپنے بیان میں جتنی دفعہ میرا نام لیا - مجھے اپنا دوست کر کے پکارا - اور مَیں نہیں جانتا کہ میں اُن کے اس لُطف و کرم کا حق کہ انہوں نے میرا نام اپنے دوستوں کی فہرست میں شمار کیا کس طرح ادا کروں - سوائے اسکے کہ اُنکے حق میں دعائے خیر کروں - جو مَیں نے کئی بار کی ہے اور پھر بھی کرونگا - وما توفیقی الا باللہ

میرا لیکچر اس مضمون پر تھا کہ احمدیوں کا اسلام اور غیر احمدیوں کا - اس لیکچر میں غیر احمدیوں کے اسلام کی جو تصویر مَیں نے کھینچی تھی - وہ چوہدری صاحب موصوف کو بہت مہیب معلوم ہوئی - اور اُنہوں نے یہ شکوہ کیا کہ احمدیوں کے اسلام کے بالمقابل جس اسلام کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اب مَیں ڈرتا ہوں کہ اپنے لئے غیر احمدی کا لفظ استعمال کروں - حالانکہ پہلے میرا خیال تھا کہ غیر احمدیوں کے دو اقسام ہیں ایک وہ جو مخالفین سلسلۂ احمدیہ ہیں اور مرزا صاحب کے حق میں کفر کا فتوےٰ دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو مثلاً وفات مسیح کے قائل ہیں - حضرت مرزا صاحب اور اُن کی جماعت کے مدّاح ہیں - گاہے سلسلہ احمدیہ کے چندوں میں بھی شامل ہوتے ہیں - اور اس کو اپنے لئے کار ثواب جانتے ہیں - بعض احمدیہ احباب کے ساتھ اُن کے تعلقات دوستانہ ہیں - اور ہر طرح ان کی مدد کرنے کو طیار ہیں - لیکن بیعت مرزا صاحب میں داخل نہیں اور انہیں لوگوں میں سے میں ہوں +

ہم چوہدری صاحب موصوف کے مشکور ہیں اُنکی اُس ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے جو وہ ہمارے احباب کے ساتھ رکھتے ہیں - خدا تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے - کہ انہوں نے سلسلہ کے ساتھ عناد نہیں رکھا اور حق کے مخالفین میں سے نہیں بنے - ان کی یہ بات قابلِ تعریف ہے کہ بہت سے مسائل میں وہ غیر احمدی علماء کے ساتھ متفق الرائے نہیں ہیں - وہ اُن لوگوں کی طرح یسُوع مسیح کو آسمان پر زندہ قرار دیکر ختم نبوت کے منکر نہیں بنتے - وہ خونی مہدی کے منتظر ہو کر صاحب بہادر کے سامنے منافق بننے کی حاجت نہیں رکھتے - اور اِن نیکیوں کے عوض میں خداء غفور الرحیم سے ان کو کریڈٹ credit ملیگا وہ لوگ اس نور کو جو آسمان سے نازل ہوا - پہچاننا چاہتے ہیں - پر آپ انکے ساتھ شامل نہیں - بلکہ آپ اُس نور کو اچھا سمجھتے ہیں +

پر خدا نے جو کہا ہے کہ **دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا** - سو چوہدری صاحب اُس قبول نہ کرنے والی دنیا میں شامل ہیں - اور اس معاملہ میں وہ اُن کے بھائی بند ہیں - نہ کہ ہمارے خدا نے اپنے مسیح کو کہا - اصنع الفلک - ایک کشتی بنا اور لوگوں کو چڑھا - سو چوہدری صاحب اُس کشتی میں سوار نہیں ہوئے - وہ اہلِ کشتی کے ساتھی نہیں - خدا نے اپنے بندے کو کہا - قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون - قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون - لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے - پس کیا قبول کرو گے - یا نہیں - پھر ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں - سو چوہدری صاحب نے اِس شہادت کو سُنا مگر وہ قبول کرنے والوں اور ماننے والوں میں شامل نہیں +

مرزا صاحب نے آپ کو کہا انی اُمرت مِن الرحمٰن فاتونی - مَیں خدا کی طرف سے خلیفہ مقرر کیا گیا ہوں - پس تم میری طرف آجاؤ - چوہدری صاحب نے اِس آواز کو سُنا - اُسے اچھا جانا پر قبول نہ کیا - پس ان امور کے لحاظ سے وہ اُس جماعت میں شامل ہیں نہ کہ اِس میں +

خدا عالم الغیب ہے اور وہ سب دلوں کو جانتا ہے - مَیں نہیں جانتا کہ وہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ کریگا وہ غفور الرحیم ہے اور شدید العقاب بھی ہے - پھر اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے میرے لیکچر میں میرے بیان کا مخاطب کوئی خاص شخص نہ تھا - مَیں نے غیر احمدیوں کے اسلام کا فوٹو کھینچا ہے اور فوٹو بھی صرف اختلافی امور کا - میرے لیکچر میں آپ کو وہ ایک مہیب اور بدشکل دیو نظر آیا ہے ممکن

ہے کہ آپ ابھی کوئی ٹانگ توڑ چکے ہوں۔ اور اُسکی ناک کارد کند سے کاٹ چکے ہوں۔ اور اُسے زخمی اور پژمردہ کر چکے ہوں۔ لیکن جب تک کہ آپ اُسے قطعاً ہلاک نہ کر دیں آپ خطرہ سے خالی نہیں +

مَیں جانتا ہوں کہ چوہدری صاحب موصوف کی ہمرنگ ایک جماعت اس زمانہ میں پیدا ہو چلی ہے اور میں خوش ہوں۔ کہ ان لوگوں نے ایک قدم بلکہ کئی قدم آگے کو اُٹھائے ہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف بڑھے ہیں۔ لیکن انہیں اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے اور آپ وہیں اٹک کر اُس کے عوض میں ہمیں پیچھے ہٹا لینے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ ہم جس جادۂ مستقیم پر علےٰ البصیرت کھڑے ہیں اُس سے ایک قدم بھی ہمارے لئے اِدھر اُدھر جانا گناہ ہے۔ جہانتک انہوں نے قدم مارا ہے وہ اُن کے لئے موجبِ ثواب ہے۔ پر ہم اُدھر کو جھکیں تو ہمارے لئے گناہ ہوگا۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جوان مردو ہمت کرو۔ اور آگے قدم بڑھاؤ۔ اور عزت کے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تمہاری اس ترقی پر تمہاری ہدایت کے کسی حریص نے تمہارے لئے آفرین و مرحبا کا نعرہ بلند کیا ہے تو وہ اِس واسطے نہیں کہ تم وہیں کھڑے ہو کر اُس آفرین و مرحبا کی لذت میں سرشار ہو جاؤ۔ اور مست ہو کر وہیں گر جاؤ۔ اگر تمہیں پھر بے حرکت پا کر ہمارے کسی اولوالعزم نے تمہیں اطلاع کی ہے کہ تمہارے قدموں کے نیچے کی زمین ہنوز کھوکھلی ہے۔ تمہارے خطرہ پر تمہیں آگاہ کیا ہے اور تمہاری غفلت پر تمہیں ملامت کی ہے تو اُسے بُرا نہ مناؤ۔ وہ تمہاری خیر خواہی کی بات کہتا ہے۔ بڑھو۔ ہاں بڑھے چلو۔ یہانتک کہ امن کے مقام پر پہنچ جاؤ۔ ہماری تو یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امتِ محمدیہ کی اصلاح کرے۔ آمین +

ہمارے پریسیڈنٹ کون ہوں

اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر میں یہ بات بھی کہہ دینا ضروری جانتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان پر اسکی طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا چاہیئے۔ وہ شخص جو ہمارے عقائد کے ساتھ پورے طور سے متفق نہیں۔ اُس کو اپنے لیکچر کا پریسیڈنٹ بنانا اس کی طبیعت پر ایک ایسا بوجھ ڈالنا ہوگا۔ جو اس کے مناسب حال نہیں کسی مشترک اسلامی مسئلہ پر لیکچر ہو۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر آنے کی ضرورت نہ ہو۔ اور ایسے موقعہ پر کوئی غیر احمدی صدرِ جلسہ ہو جائے تو چنداں حرج نہیں۔ لیکن جہاں اوّل سے آخر تک لیکچرار کا اور لیکچر کا انتظام کرنے والوں کا منشاء یہ ہو کہ احمدیت کی صداقت کے دلائل بیان کئے جائیں۔ وہاں سوائے ایک مخلص احمدی کے دوسرے کا کام نہیں کہ صدارت کے فرائض کو نبہا سکے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آیندہ جہاں کہیں جلسے ہونگے۔ احباب اس امر کو مدِ نظر رکھینگے۔ غیر احمدیوں میں بڑے بڑے لائق آدمی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر صدارت کی کُرسی کو بڑی عمدگی سے زیب دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن عقائدِ مذہبی کا معاملہ بالکل جُدا گانہ ہے +

ہمارے امام کون ہو سکتے ہیں

پریسیڈنٹی کا معاملہ بھی ایک حد تک امامت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مگر امامت اور پھر امامتِ نماز ایک ایسی اعلیٰ خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب ابتدائے دعوے کے ایام میں ایک مدت غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پورانی طرز کے مطابق پڑھتے رہے لیکن بالآخر اللہ تعالےٰ کی وحی کے ماتحت انہیں یہ حکم دینا پڑا کہ احمدیوں کے واسطے قطعاً حرام ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔ خواہ وہ مکفر ہو یا مکذب یا متردد ہو۔ وہ لوگ جو ہماری تکفیر تکذیب نہیں کرتے مگر بیعت میں بھی داخل نہیں ہوئے۔ وہ متردّدین میں ہیں اور سچ تو یہی ہے کہ جس نے بیعت نہیں کی وہ نہ ماننے والا ہے۔ کوئی بڑا نہ ماننے والا ہوا۔ کوئی چھوٹا نہ ماننے والا ہوا۔ بحیثیت نہ ماننے والا ہونے کے سبب کے سب اُس دائرہ سے باہر ہیں جو خدا نے حفظ و امن کی زمین کے گرد کھینچا ہے گو کوئی بہت دور ہے۔ اور اُس دائرہ کے وجود سے ہی آگاہ نہیں۔ اور کچھ نزدیک ہیں جو محیط دائرہ کے قریب ہیں۔ اور اُن سے امید ہو سکتی ہے کہ رینگتے رینگتے اندر داخل ہو جائیں۔ مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ دائرہ سے باہر ہیں وہ اندر والوں کے امام نماز بنیں۔ اندر والا تو دُعا مانگتا ہے کہ اے خدا ہم کو ان میں سے نہ بنا جو دائرہ سے باہر رہ گئے۔ پھر کیا وہ باہر والے کو اس واسطے اپنا امام بنائے کہ نماز کے اندر وہ خدا کے سامنے اُن لوگوں کا ایک نمونہ پیش کر سکے۔ جن میں سے وہ بننا نہیں چاہتا۔ فتدبّر +

جلسہ احمدیہ سیالکوٹ

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دیجا چکی ہے سیالکوٹ کا جلسہ دو روز بہت کامیابی کے ساتھ ہوا +

احمدی برادران مفصّلات سیالکوٹ کے علاوہ اضلاع گجرات و سیالکوٹ کے مفصلات سے بھی تشریف لائے تھے۔ ایک وسیع پنڈال عقب مسجد کبوتراں والی طیار کیا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں ایام میں سیالکوٹ میں عیسائیوں۔ اور ہندوؤں کے جلسے بھی تھے اور مسلمانوں نے بھی ہمارے جلسہ کا اشتہار پڑھ کر ایک جلسہ اپنا بنانے کی کوشش کر لی تھی۔ تاہم غیر احمدی کثرت کے ساتھ ہر اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ اور تمام اجلاس بڑی رونق کے ساتھ ہوئے۔ پنڈال باوجود بہت وسیع ہونے کے بالکل بھر جاتا تھا +

انتظامِ جلسہ ایسا اعلےٰ تھا جیسا کہ سیالکوٹ کے مدبرین سے امید تھی۔ ایک خاص خوبی کی بات جو کہ مَیں نے سیالکوٹ کے ناظمینِ جلسہ میں دیکھی ہے وہ ہر جگہ کے ناظمین کے واسطے قابلِ تقلید ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس کام پر مقرر کیا گیا ہے اُس نے اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی پر لیکچروں کے سُننے اور جلسوں کی رونق دیکھنے کی لذت کو قربان کر دیا۔ مثلاً ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے۔ اور چوہدری مولا بخش صاحب کی ڈیوٹی کھانا طیار کرانے اور احباب کو کھلانے پر تھی۔ یہ ہر دو صاحبان صبح سے عشاء تک اسی کام میں مصروف رہے اور نہایت خوش اسلوبی سے مہمانوں کی ان ضروریات کو پورا کیا۔ اور کبھی یہ خواہش نہ کی کہ لیکچر کے سُننے کے واسطے پنڈال میں جائیں۔ قیام فیما اقام اللہ کے نمونہ پر ان لوگوں نے عمل کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاءِ خیر دے۔ اگر لیکچروں کا سُننا صرف لذتِ سمعی کے واسطے ہے تو وہ کچھ شے نہیں۔ اور اگر حصول ثواب کے واسطے ہے تو مَیں امید کرتا ہوں کہ اِن ہر دو صاحبان نے

سامعین سے بہت بڑھ کر ثواب کما لیا ہے +

لیکچروں کے مضامین کی ترتیب بہت اعلےٰ تھی۔ اور ہر ایک لیکچرار نے اپنے مضمون کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔ مخدومی چوہدری نصر اللہ صاحب کی بحث **وفات مسیح** پر ایک سیر کُن بحث تھی۔ مولوی صدرالدین صاحب نے **ضرورت زمانہ** پر جس فصاحت اور بلاغت سے پُرمعنی تقریر کی اور جس دَرد سے حالتِ زمانہ کا نقشہ کھینچا۔ اس نے سامعین پر رقت طاری کر دی۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مضمون اور وقت کے راجا تھے۔ اپنے صوفیانہ موتیوں کا ذخیرہ جب انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کرنا شروع کیا اور ایک سے ایک بڑھ کر معرفت کا نکتہ آگے رکھا تو سامعین پر عجب حالت طاری ہوئی۔ مولوی مبارک علی صاحب نے **عربی قصیدہ** کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا اور سلسلہ عالیہ کے بانی پر سے اعتراضات کو ایسی عمدگی سے دُور کر دیا کہ ازالۂ اوہام کا مجموعہ سامعین کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی روانیٔ تقریر میں بجائے دو کے تین گھنٹہ تک سامعین کو موحیرت بنا رکھا۔ جو مقبولیت خدا نے اُنکے لیکچروں کو عطا کی ہے وہ اُن کے شاملِ حال تھی۔ اور **علوم کے دروازے** جو اُن پر کھلے ہوئے تھے انہوں نے پبلک پر کھول دینے میں کوئی بخل نہ کیا۔ ان کے بعد صادق نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام کا وہ مقابلہ کیا۔ کہ احمدیوں کے واسطے موجب از دیاد ایمان ہوا اور غیر احمدیوں کو اپنے ایمان کی فکر پڑ گئی۔ پھر ہمارے نوجوان شیخ تیمور ایم۔ اے نے سیرت مسیح موعود پر ایک ایسی جامع اور لطیف تقریر کی کہ باید و شاید۔ شیخ صاحب غالباً پہلی دفعہ اسٹیج پر آئے تھے۔ پر میرے محبوب کا بیان انہوں نے ایسے دلکش پیرایہ میں کیا کہ وہ خود بھی محبوب بن گئے۔ پھر حضرت سید سرور شاہ صاحب نے احمدیت کے فوائد بیان کرتے ہوئے غیر احمدیوں پر اُن کا **ننگ و عار** کھول دیا۔ سب سے آخر ہمارے نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات کو اس عمدگی سے بیان کیا کہ لوگوں کے دل بول اُٹھے کہ خدا گورنمنٹ کی **فتح** ہی رکھے۔ اسکے بعد دعا کرتے ہوئے سید سرور شاہ صاحب نے جلسہ ختم کیا۔ درمیان میں کہیں کہیں **عرب** عبدالحی صاحب نے قرآن شریف پڑھا۔ اور ایک نوجوان نے درثمین کے اشعار پڑھے +

ان اجلاس میں پریذیڈنٹ مفصلہ ذیل صاحبان تھے۔ منشی فرزند علی صاحب بی۔ اے۔ چوہدری نصر اللہ صاحب وکیل۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی اے چوہدری محمد امین صاحب وکیل۔ جو صاحبان صدر جلسہ ہوا کرتے ہوں۔ انکے واسطے تھنکس کے ووٹ جلسہ ہی میں پاس ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہاں سیدھے سادے مسلمانوں کا جلسہ تھا وہ ایسی رسومات کو بیچارے کہاں جانیں۔ لہٰذا اُنکے عوض میں میں اخبار میں صدر صاحبان کے لئے جزاکم اللہ الخیر کا ووٹ پاس کرتا ہوں۔ احباب کہیں۔ آمین +

احباب سیالکوٹ نے تجویز کی ہے کہ ان تمام لیکچروں کو ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کر دیں اور اگر ایسا کیا گیا تو مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ایک نہایت ہی لطیف مجموعہ ہو گا۔ اسوقت ہر ایک لیکچر میں سے چند سطر کا اقتباس مَیں بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں +

(۱) چوہدری نصر اللہ صاحب

اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کے متعلق مَاقَتَلُوْہُ کو دُہرایا۔ مگر مَاصَلَبُوْہُ کو نہیں دہرایا۔ اس کے راز کیطرف توجہ کرو +

(۲) حضرت مولوی صدرالدین صاحب

ضرورت زمانہ آج سے تیس سال پہلے خود ہند کے مشہور شاعر حالی صاحب بیان کر چکے ہیں اور انکی مسدس کی صداقت اور لطافت کو عام مسلمین قبول قبول کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہوں اُنکے اشعار

نبوّت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر
ضلالت یہود اور نصارےٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اُس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

(۳) مولوی غلام رسول صاحب

مسیح اور مہدی کے آنے کی جو علامات بطور گواہ تھیں وہ تو پُوری ہو گئیں۔ اور مسیح و مہدی کوئی نہیں آیا۔ بھلا وہ کونسی عدالت ہے۔ جو مدعی کو اجازت دیتی ہے کہ دعوے دائر کرنے سے بھی قبل اپنے گواہوں کو پیش کر دے +

(۴) حضرت خواجہ صاحب

مصلحین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ زمانی اور ربّانی۔ زمانی وہ جنکو ایوولیوشن دنیوی امور کی اصلاح کے واسطے پیدا کرتا ہے۔ اور خلقت اِن کا ہم خیال ہونے کو طیار ہوتی ہے اور ربّانی وہ ہیں جنکو خدا ایسے وقت میں لاتا ہے کہ الہام کا زمانہ میں انکار ہو چکا ہوتا ہے وہ خلقت کو خدا کے قرب میں لانا چاہتے ہیں۔ زمانی مصلح اس زمانہ کے دیانند مہاراج تھے اور سید اور ربّانی حضرت مرزا صاحب +

(۵) صادق

ختم نبوت کے تین ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ آخری نبی تھے۔ اگر عیسےٰ پہلے زندہ موجود تھا۔ آنحضرت کی زندگی میں زندہ موجود رہا۔ اور آپ کے بعد زندہ موجود ہے تو پھر آخری نبی عیسےٰ ہوا۔ آنحضرتؐ پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ تھا۔ ہر امر پر آپ کو سب سے بڑھ کر کمال حاصل تھا۔ مگر غیر احمدیوں کا اسلام بعض دیگر انبیاء میں ایسی خوبیاں بیان کرتا ہے جو آنحضرت میں ہیں۔ آنحضرتؐ نبیوں کی مُہر تھے۔ مُہر وہ ہے جو کسی پروانے کی تصدیق کرے +

احمدی مانتے ہیں کہ اُس مُہر کی تصدیق نے نبی بنائے اور آیندہ بنائیگی۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں وہ مُہر جب سے بنی ہے۔ بیکار پڑی ہے۔ ہر سہ معنون کے لحاظ سے احمدیوں کا اسلام ختم نبوت کا قایل ہے اور غیر احمدیوں کا ختم نبوت کا منکر ہے +

(۶) شیخ تیمور صاحب

حضرت مرزا صاحب کو باوجود اسقدر مشکلات کے جو مخالفین اُن پر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور باوجود اس قدر عظیم الشان ذمہ واری کے ہر وقت محبت الٰہی اور خدا کی تسبیح میں مصروف رہتے ہوئے ایک فرحت اور خوشی کی حالت حاصل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ **الجنت حق** +

(۷) مولوی سرور شاہ صاحب

قرآن شریف میں ہستی باری کی جو سب سے زیادہ زبردست دلیل تھی

اس کو بھی غیر احمدی علماء نے اقناعی دلیل قرار دیا ہے۔ پھر باقی کیا رہا +

(۸) سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات بقیمت

ایک آنہ فی جلد۔ انجمن احمدیہ سیالکوٹ سے مِل سکتی ہیں ایک آخری رباعی درج ذیل ہے +

سچ بات کھتی کہدی ہے حوالہ بخدا ہو
ہم کو تو یہی رنج ہے کیوں ہم سے جُدا ہو
کافر نہیں کہتا کوئی کافر نہ بنو تم
ہم خوش ہیں مُسلمان ہمیں بنکے دکھاؤ

خطبہ عید*

(بروزِ عید الفطر - ۲۵ - ستمبر ۱۹۱۱ء

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وعظ بعد نماز عید - در مسجدِ اقصےٰ)

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

اذ قال الحواریون یٰعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربك ان ینزل علینا مآئدۃً من السماء قال اتقوا اللہ ان کنتم مومنین ○ قالوا نرید ان نأکل منھا وتطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیھا من الشٰھدین ○ قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مآئدۃً من السماء تکون لنا عیدًا لاولنا واٰخرنا واٰیۃً منك وارزقنا وانت خیر الرازقین ○ قال اللہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابًا لا اعذبہ احدًا من العالمین ○

انسان اپنے نفس کی خوشی کے لئے بہت سی مختلف خواہشات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ اُسے آرام ملے۔ سکون حاصل ہو۔ عزّت ہو۔ خوشی ہو۔ راحت ہو۔ فرحت ہو۔ ان خواہشات کو پورا کرنے کے واسطے وہ مختلف طرز کی کوششیں کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔ دانا لوگوں نے جب فطرت انسانی کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ ان خواہشات کا پورا کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے تو انھوں نے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ فطری تقاضا بھی پورا ہو اور کوئی مفید مطلب نتیجہ بھی نکل آئے۔ اس کوشش کی سب سے چھوٹی سی مثال گڑیوں کے کھیل میں پائی جاتی ہے۔ جب دیکھا گیا کہ لڑکیوں میں قدرتاً کھیل کی طرف میلان ہے۔ تو انکے واسطے ایک ایسا کھیل ایجاد کیا گیا جو نہ صرف تفریح کا کام دے اور قوے کی نشو ونما میں مدد دے۔ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کا موجب ہو جائے۔ گڑیوں کا کھیل ایسا ہے کہ اُس میں لڑکیاں سینا۔ پرونا۔ کھانا۔ پکانا۔ اور آئندہ زندگی کے تمام ضروری حالات سے واقف ہو جاتی ہیں کبھی گڑیا کا پاجامہ سیا جا رہا ہے۔ کبھی اُس کا کرتہ بن رہا ہے۔ پھر گڑیا کا بیاہ ہوتا ہے۔ اِس طرح کھیل میں ہی اُن کا تمام چال چلن سنوارا جاتا ہے۔ اِن کے خیالات میں ترقی ہوتی ہے۔ ان کے نشو ونما میں مدد ملتی ہے +

یہ تو انسانی تدابیر کا نتیجہ ہے۔ مگر انسان کیا اور اُس کے ذہنی قوے کیا۔ جب اللہ تعالےٰ اس طرح انسان کے فطرتی تقاضاء کو پورا کرنے کے واسطے کوئی مفید حکمت بتلاتا ہے تو وہ بہت ہی اعلیٰ بات ہوتی ہے۔ اور اُس میں بڑے بڑے فوائد نظر آتے ہیں اللہ تعالےٰ چونکہ خود خالق ہے وہ خوب جانتا ہے کہ انسان کی فطرت میں بھی یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خوشی کی خواہشمند ہو۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے اسکی خوشی کے لئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور اس میں بہت سی باریک حکمتیں رکھ دی ہیں اور انسان کے لئے بڑے بڑے منافع کی باتیں اس میں شامل کر دی ہیں۔

عید یا خوشی کا دن چونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے اسواسطے تمام قوموں میں عید منائی جاتی ہے۔ عیسائیوں کی عید عنقریب دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے۔ جسکو کرسمس کہتے ہیں۔ ایک اور عید عیسائیوں کی ایسٹر میں ہوتی ہے۔ ہندو بھی دسہرہ اور ہولی مناتے ہیں۔ سکھ بھی عید کرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی فرعون کی غلامی سے بچنے کے دن سال بسال عید ہوا کرتی ہے اور اس کے سوائے اور بھی ان کے درمیان عیدیں ہیں۔ غرض کل قوموں میں عید منانے کا دستور چلا آتا ہے۔ یہی انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اِس سے قوے میں نشو ونما ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً عید دِل کی خوشی سے ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں رات چوری ہو گئی ہو اور اُس کا تمام مال لوٹا گیا ہو تو وہ صبح کیا عید منائیگا۔ یا کسی کے ہاں ماتم ہو گیا تو وہ کیا عید کرے گا جبتک کہ دل میں راحت نہو۔ کوئی عید نہیں۔ صرف کپڑوں کی طیاری اور کھانے پینے کا نام عید نہیں ہے مگر عید دل کی خوشی سے بنتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے واسطے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ اور ہر دو میں بڑی حکمتیں رکھ دی ہیں۔ ہر دو میں اِس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ دلکی سچی راحت جس کو تم تلاش کرتے ہو۔ وہ ہم بتلاتے ہیں کہ کس طرح مل سکتی ہے۔ پہلی عید کے قبل ایک ماہ کا روزہ مقرر کیا ہے۔ کہ جب انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اُس کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ تو یہ اُس کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اِس عبادت کے بعد وہ ایک عید مناتا ہے +

دوسری عید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف اشارہ کرکے ہر مُسلمان کو جسے استطاعت ہو قربانی دینے کا حکم ہے۔ اِس میں یہ سِر ہے کہ تم حضرت اسماعیل کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ حقیقی عید یہی ہے۔ مگر یہاں کیسی مشکل ہے کہ برخلاف اِسکے آجکل کے مسلمان عید کے دن گندے افعال کرتے ہیں۔ عیش و عشرت میں دِن گزارتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ دلکی خواہشوں کو قربان کریں۔ زنا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں +

حضرت مسیح کے حواریوں نے خواہش کی کہ ہمیں مائدہ ملے تاکہ ہمارے لئے عید ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مائدہ تو اُترے گا مگر مال و دولت پاکر انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور فرعون بنجاتا ہے۔ اللہ کے پیاروں پر حملے کرنے لگجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر مائدہ پاکر تم میری مرضی کے خلاف چلوگے۔ تو میں ایسی سزا دوں گا۔ جو کبھی کسی کو نہ ملی ہو۔ جب خدا کی نعمت ملتی ہے تو اُس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے۔ خدا اندھا کر دے بہرہ کر دے۔ جذام ہو جائے۔ مرگی پڑ جائے۔ پاگل بنجائے۔ ننگ و ناموس جاتا رہے۔ عذاب الٰہی کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ انہوں نے خدا ہی نیا بنا لیا ہے +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ ایسا سخت گناہ ہے۔ کہ

* پچھلے اخبار میں اس خطبہ کے چھاپنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر اس میں چھپ نہ سکا۔ اسواسطے اس اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے

قریب ہے اس سے آسمان و زمین پھٹ جائیں۔ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا سخت وقت آنیوالا ہے۔ ابتلاء سے بچنے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے عید کے دِن جو خوشی کا دِن ہے بجائے پانچ کے چھ نمازیں مقرر کر دی ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب مال و دولت آرام و راحت حاصل ہو تو عبادت زیادہ کرو۔ جب انکی خواہشات بڑھیں تو نماز بھی ایک اور بڑھا دی۔ جب چھ نمازیں پڑھینگے تو ان کی توجہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں اور بھی بڑھ جائیگی +

مسلمانوں نے جب اس کے برخلاف کیا تو اُن پر ہر طرف سے دُکھ کی مار پڑی۔ ملک چھینے جا رہے ہیں۔ عزت و مال جاتے رہے۔ سب سے زیادہ ذلیل ہوگئے ہیں۔ دیکھو مراکش مسلمانوں کی سلطنت ہے۔ مگر جرمن اور فرانس اُس پر قبضہ کرنے کے واسطے علانیہ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ گویا اسلامی بادشاہ کی کوئی ہستی ہی نہیں۔ اور اُس کے ملک کو اپنا حق جانتے ہیں۔ اور اُس کی کوئی عزت اُنکے دِلوں میں نہیں۔ ہمارے بادشاہ بھی ذلیل ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان ابتلاؤں سے بچنے کا یہ علاج مقرر کیا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر عبادت کرو۔ صدقہ دو۔ حج کے لئے سفر اختیار کرو۔ قربانیاں دو۔ افسوس ہے کہ مسلمان خیال کرتے ہیں کہ عید ایک میلہ ہے۔ اور دنیوی راحت کیلئے ہے۔ اصلی راحت تو اللہ تعالےٰ کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حقیقی راحت کو سمجھیں اور پائیں +

پیام اصلاح

انجمن اتحاد و ترقی مسلمانانِ پنجاب لاہور نے ایک دو ورقہ نصیحت کا چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کیا ہے جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ ہونے کا بڑے زور سے مشورہ دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں:-

ہندو بھائیوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ایک نہایت قلیل التعداد قوم پارسیوں کی بھی آباد ہے جو محض تجارت جیسے گنج بخش پیشہ کے ہاتھ میں رکھنے کے معزز ترین اقوام میں شمار ہوتی ہے +

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے جدی پیشہ ”تجارت سے اتنے عرصہ بیگانہ رہنے کے باعث ہمنے اپنے آپکو بام عروج سے قعر تباہی میں گرا لیا اور اب اس حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ جو قومیں کبھی ہماری قدمبوسی کو باعثِ افتخار سمجھتی تھیں۔ انہیں اب یہ بھی گوارا نہیں کہ ہم اُنکے پوتر دامن تک کو چھو سکیں +

ریویو

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک

تک ۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۱۰ رسالوں میں شایع ہوئے ہیں۔ جنسے تمام دُنیا اب تک حیران او ر ششدر چلی آتی ہے۔ اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دُنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کیلئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے قیمت عہ محصول معاف۔ المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام بشہر سیالکوٹ

الرحلۃ الحجازیہ سفرنامۂ حج

مرتبہ جناب مولوی حکیم حاجی محمد عبد الغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع مونگیر متعلق ڈاک خانہ برگہنہ۔ یہ کتاب حاجی صاحب کی ڈائری (روزنامچہ) ہے جو کہ انہوں نے اپنے سفر حج میں لکھی تھی۔ گھر سے چلنے سے لیکر واپس گھر پہنچنے تک کے تمام حالات روزمرہ درج ہیں۔ عازمانِ حج کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور دوسروں کے واسطے اس کے پڑھنے سے ایک حاجی کے تمام دلچسپ حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک حاجی صاحب اپنے سفر سے واپس آکر اپنے تمام حالات ہمارے سامنے ذکر کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب مذکورہ بالا پتہ پر حاجی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے +

ایڈورڈ گزٹ

کے چند پرچوں کے دیکھنے کا ہمیں اتفاق ہوا ہے۔ یہ اخبار سات آٹھ ماہ سے ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سے شائع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر قومی خیر خواہی میں ایک پر جوش نوجوان منشی قلندر خان صاحب ہیں۔ جو برادرانِ وطن کی ظاہری اور باطنی چوٹوں کے سامنے سینہ سپر کئے ہوئے اپنی قوم اور اپنی گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بڑی ہمت و حوصلہ کے ساتھ مصروف ہیں۔ قوم کو چاہیئے کہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ قیمت اخبار معزز عہدہ داروں سے مبلغ چھ روپے سالانہ۔ اور عوام سے صرف دو روپیہ سالانہ ہے +

تصدیق کلام ربانی

مطبع الحق کا کیا ہے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے واسطے کوئی توپ خانہ ہے۔ آئے دِن دشمنانِ اسلام بالخصوص آریوں کے مقابلہ کے واسطے ایک نہ ایک آراستہ پیراستہ قواعد داں رسالہ وہاں سے نکلتا رہتا ہے۔ اسوقت جو نیا رسالہ ہمارے سامنے ہے وہ ۱۹۶ صفحہ کا ہے۔ اور ہمارے مکرم دوست جناب مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت فوجداری و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ و ممبر دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی کی تازہ تصنیف ہے۔ میر صاحب موصوف کے اکثر مضامین ہمارے احباب دیکھ چکے ہوئے ہیں۔ اسواسطے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کن پُرزور دلائل سے انہوں نے آریوں کی کتاب مسلمانوں کے بانی کی کہانی کا جواب اس کتاب میں دیا ہے۔ اس کتاب میں اُن کتابوں کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ جو ردِّ آریہ میں علمائے اسلام نے طیار کیا ہے۔ ویدک ایشور کا حُلیہ اور قدیم آریوں کی تہذیب اور ہر طرح کے تحقیقی اور الزامی جواب بہت دلچسپ ہیں یہ کتاب بقیمت ۸ر فی جلد دفتر اخبار الحق دہلی سے مِل سکتی ہے +

عبرت

آجکل کے سُست مزاجوں کے واسطے یورپ نے جو جو سامان مہیا کئے ہیں انمیں سے ایک ناول خوانی ہے۔ انگریزی میں تو کوئی ناولوں کا شمار نہیں۔ پر اُردو میں بھی اس قدر ناول پھیلے ہیں۔ اور ملک میں اس کثرت سے پڑھے گئے ہیں کہ بہت نوجوان کیا بوڑھے بھی ناول خوانی کے سوائے اور لٹریچر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ ایسے گئے گزروں تک بھی کچھ دینی باتیں پہنچانے کے واسطے بعض محبانِ قوم نے مذہبی اور اخلاقی ناول لکھنے شروع کئے ہیں۔ جن کا ایک تازہ نمونہ اس وقت ہماری میز پر ہماری مکرمہ محترمہ مسز کرم الٰہی کی تصنیف بنام عبرت ہے۔ ایک اسم بامسمی قصہ ہے۔ اس میں منجملہ دیگر مفید باتوں کے فوائد پردہ پر بھی بحث ہے اور تعلیم نسواں کی خوبیوں کو عمدہ پیرایہ میں جتلایا گیا ہے جا بجا صداقت اسلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مصنفہ کو جزاءِ خیر دے اور انہیں اس سے بہتر شغل دینی میں لگنے کی توفیق عطاء کرے۔ آمین۔

یہ کتاب دفتر الحق دہلی سے بقیمت ۸ر فی جلد ملسکتی ہے +

تبلیغی کارڈ

میاں محمد یمین سہارنپوری نے تبلیغی کارڈ چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ جس پر ایک طرف حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "ابن مریم مر گیا حق کی قسم" کے ۱۳ شعر درج کئے ہیں + فی سیکڑہ ۶ر محمد یمین قلیان

نبی اللہ کے ظہور کا پہلا حصہ

مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اروپی مصنف ردّ چکڑالوی و ویدکے ظہور میں فتور۔ یہ کتاب بہ قیمت ۵ر فی نسخہ حاجی آلہی بخش رحیم بخش احمدیاں۔ تاجران کتب گجرات پنجاب سے بل سکتی ہے +

ایسے مشیروں سے خدا کی پناہ

بنارس میں کوئی انجمن مشیر المسلمین ہے۔ اس نے ہمارے بنارس جانے کی کاروائی کو اب چھ ماہ کے بعد چھاپا ہے۔ چھ ماہ شاید اس واسطے لگائے ہیں کہ بدر میں جو رپورٹ لکھی گئی تھی۔ وہ لوگوں کو بھول جائے تو پھر غلط بیانی آسان ہو جائے۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر۔ بڑے فخر کے ساتھ جو کارروائی اس مشیر نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلمین کے سامنے جلسہ مذاہب میں خواجہ صاحب نے اسلام کی تائید میں جو لیکچر دیا تھا۔ اس لیکچر کی تردید کر کے اس مشیر نے چھاپ دی ہے۔ سبحان تیری قدرت۔ اسلام کیوں نہ ترقی کرے۔ کہ اس کو گھر میں ہی ایسے مشیر مل گئے۔ اور بڑے ہی مفت۔ یہ مشیر مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ **جو شخص مرزائیوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر و مرتد ہے**۔ اب ہم اپنے ان دوستوں کو جو سلسلہ حقہ اور اس کے بانی کو اچھا جانتے ہیں مگر ہنوز داخل بیعت نہیں ہوئے۔ صلاح دیتے ہیں کہ برادران کافر تو تم بن چکے اب الگ رہنے کا کیا فائدہ۔ آؤ ایک سو ہو جاؤ۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ وہ نہ ہو کہ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے +

بدر کامل

مصنفہ بابو محمد حسین صاحب احمدی کلرک لاہور چھاؤنی۔ جن کے زور قلم سے اخباری دنیا بخوبی واقف ہے۔ ایک آریہ کے بیس سوالات کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور مذہب کو ناول کی طرز میں پیش کرنے کا جو اضطراری طریق بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہے اور مذہبی ناولوں کا نمبر ۲ ہے۔ تمام باتوں کے جواب معقول اور مدلل دیئے گئے ہیں۔ جن لوگوں کو آریاؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ فرماویں۔ یہ کتاب بقیمت ۸ر فی جلد منشی دوست محمد صاحب احمدی مینیجر مسلم ٹریکٹ سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے +

گوشت خوری

پر ایک سیر کن بحث مؤلفہ منشی برکت علی صاحب بقیمت ۳ر دفتر بدر سے یہ کتاب مل سکتی ہے +

مباحثہ مونگیر حصہ اول

احباب کو معلوم ہے کہ علمائے مونگیر و بنگال کے چیلنج پر یہاں سے چند علماء مباحثہ کے واسطے گئے تھے۔ جو کہ وہاں کے علماء کے فرار کے سبب چل نہ سکا۔ اس مباحثہ کے تفصیلی حالات مرتبہ حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے چھپوائے ہیں جو کہ بقیمت ۳ر دفتر اخبار الحق دہلی سے مل سکتا ہے۔ اس میں دیگر حالات کے علاوہ عربی عبارت بھی معہ ترجمہ درج کی گئی ہے جو مطابق شرائط مباحثہ ہمارے علماء نے مخالفین کے سامنے پیش کی تھی۔ اور جس کے ڈر سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے +

بیس ۲۰ سوالات کے معقول جوابات

آریوں کے مشہور سرگروہ درشن نند کے اعتراضوں کے جواب جناب آغا رفیق بلند شہری نے بہت عمدگی سے دیئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے اور قابل قدر انجمن نور علے نور حامی اسلام کیمپ میرٹھ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے +

چشمۂ آریہ

یہ کتاب ایک مسیحی صاحب بنام ایس۔ ایم۔ پی۔ کی تصنیف ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ موجودہ آریہ مذہب کہاں سے نکلا ہے۔ اور عجیب و عجیب اختلاف آریوں اور انکے بزرگوں کے مذہب کے متعلق اس کتاب میں درج ہیں۔ جنکا لطف کتاب کے پڑھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے +

ایس۔ ایم۔ پی صاحب۔ منصف مزاج آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں صفائی سے اقرار کیا ہے کہ جو توحید اسلام میں ہے وہ عیسائی مذہب نا نہیں۔ لکھتے ہیں :۔

"خدا کی وحدانیت میں کسی دوسرے اور تیسرے کا شریک ہونا اسلام ایک لمحہ کے واسطے روا نہیں رکھتا خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔ آریوں کا یہ قول کہ تین وجود ازلی ہیں ایک طور سے تثلیث کی حمایت ہے۔"

یہ کتاب بقیمت ۳ر فی جلد پادری گلزاری لال صاحب پاسٹر ایم۔ اے چرچ ۵۹ سول لین کانپور سے مل سکتی ہے +

ملازمین مطبع

مطبع بدر میں ایک پریس مین اور دو کل کشوں کی ضرورت ہے +

دعا مدد

قاضی غلام حسن صاحب حصار سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی پہلی بیوی بیمار ہیں۔ گھر میں بہت بے چینی اور تکلیف ہے احباب سے التجاء دعا ہے +

روزوں کی فلاسفی

اس میں حنفی مذہب کے مطابق روزوں کے متعلق تمام مسائل ہیں۔ یہ کتاب مالک و ایڈیٹر رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد سے مل سکتی ہیں +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار۔ کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان آدمی غیر احمدی اپنی ایک دختر بن بیاہی کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماویں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی :

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی جس کی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہراً ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع فرمانبردار ہے بخت پز قطع برید۔ دوختہ سے واقف ہے

احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۲۰ بیس سے ۳۰ تیس برس تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ یا کم سے کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپیہ ماہوار جائیداد کی آمدنی۔ یا اور کوئی ذریعہ ۲۰ بیس روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ درخوست کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ ور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضرورات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ تیرہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +

(محمد آمین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بدر کے کالموں میں گنجایش کم ہے اور مضامین باہر سے بہت آتے ہیں۔ خود یہاں کے مضامین ایڈیٹوریل نوٹس۔ خطبہ۔ کلام امیر وغیرہ کے واسطے پوری جگہ نہیں ملتی۔ اگر بیرونی صاحبان کچھ امداد کرکے ایسے مفید مضامین کے واسطے زائد اوراق لگوا دیا کریں تو خوب ہو +

فہرست مبائعین

(جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عائشہ بی بی ہمشیرہ فیض احمد۔ موضع طالب پور ضلع گورداسپور

گوہر بی بی والدہ فیض احمد 〃 〃 〃

بابو فضل الٰہی صاحب میڈیکل اسسٹنٹ کومو برٹش ایسٹ افریقہ +

میاں محمد ابراہیم صاحب۔ قاضی ولی چک بھاگل پور +

سید مہر علی صاحب۔ مولود۔ ضلع لدھیانہ +

ہمشیرہ ولی داد رحمت بی بی۔ بنگلہ کوٹ خدا یار۔ ضلع لائلپور۔

سید محمد صاحب۔ گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ +

عبد الرحمٰن صاحب خانسامان ساکن جھانسی۔ حال نوشہرہ ضلع پشاور بنگلہ

حیات محمد صاحب گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ +

میاں غلام محمد صاحب پسر غلام قادر۔ دوالمیال +

چوہدری غلام محی الدین ٹھیکدار نوشہرہ۔ ضلع پشاور +

گلاب دین صاحب میانوالی مہاران ڈاکخانہ گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

پیر احمد صاحب رالی لوبک۔ تحصیل رعیہ +

سید فیض علیشاہ صاحب معرفت عطاء اللہ وٹرنیری دفعدار سیول کور ۲۷ کسولی۔ انبالہ +

نور دین صاحب دکاندار جرمن بازار۔ نروبی۔ برٹش ایسٹ افریقہ +

میاں اللہ دتا صاحب۔ اوچہ۔ سترہ۔ سیالکوٹ +

میاں رحیم بخش صاحب زمیندار 〃 〃

شیخ فرزند علی صاحب سیمل باڑہ۔ صالحپور۔ کٹک +

اہلیہ الہ داد صاحب بھاگاں صاحبہ۔ اللہ داد کنسٹیبل نمبر ۳۶۵ پولیس گجرات +

امام بی بی صاحبہ معرفت الہ داد کنسٹیبل نمبر ۳۶۵ 〃

جناب سیف الرحمٰن صاحبزادہ۔ موضع عیدگاہ۔ مانیڈیل ڈاکخانہ بڑہ بیر۔ ضلع پشاور

منشی محمد سلطان صاحب ٹھیکداراں۔ گوبند پور۔ نہر اپر جہلم سیکنڈ ڈویژن +

کرم داد صاحب موضع سرشارہ۔ ضلع میرپور۔ تحصیل کوٹلی ریاست جموں +

چوہدری عنایت علی صاحب وڑائچ۔ ڈرافٹمین سروے ڈیپارٹمنٹ نروبی برٹش ایسٹ افریقہ +

منشی محمد فاضل صاحب میونسپل سرور الہ آباد۔ کوٹھی شیروالی +

امانت بی بی صاحبہ بنت نظام الدین

علی بخش صاحب دیخواں کی اہلیہ صاحبہ

نور گل صاحب معرفت ڈاکٹر محمد دین بازار جہانگیر پورہ پشاور

سید محمد حسین شاہ صاحب گھمالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ +

شیخ خدا بخش صاحب ٹالی والہ متصل مسجد سماۃ جیبنا۔ ویکفیلڈ گنج لدھیانہ +

محمد بخش صاحب۔ نازکہ۔ ضلع جالندھر +

منشی عثمان پٹواری۔ چوک پولیس۔ شہر ملتان +

میاں احمد بخش صاحب کلاہ فروش۔ بازار کالا منڈی۔ اندرون حرم دروازہ۔ ملتان +

شاہ محمد صاحب ولد میاں لنگر صاحب احمدی۔ موضع ڈہو تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات +

مسمات امام بی بی صاحبہ زوجہ میاں لنگر احمدی 〃 〃

الہ بخش صاحب چیٹھی رساں۔ وزیر آباد +

عبد اللہ خان صاحب محرر۔ دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ خیبر

ثناء اللہ صاحب۔ فیروز والہ۔ تحصیل گوجرانوالہ +

عبد الرحمٰن صاحب۔ رسالہ پولیس فورٹ سنڈیمن بلوچستان +

والدہ محمد صدیق صاحب راج بی بی صاحبہ۔ معرفت منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین +

فتح خاں صاحب۔ بھوچال کلاں۔ ضلع جہلم +

مولوی جلال الدین صاحب مدرس اول۔ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

سید کاکا شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و ۲ دختران معرفت عطاء الٰہی جنڈانوالہ۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ لائلپور +

منشی سعید الدین صاحب ولد محمد رحیم الدین صاحب کوہ چکیتر

چوہدری نظام الدین آبادکار۔ دیہہ نمبر ۲۴ ڈاکخانہ راونیالی ضلع حیدرآباد سندھ

منشی رحیم الدین صاحب سوال نویس۔ }
شیخ عبد الرحمٰن صاحب طالب علم }

احمد خان صاحب خانساماں۔ معرفت حافظ عبد العزیز صدر سیالکوٹ

محبوب علی صاحب۔ محلہ جلال نگر۔ پرگنہ سورجگڈہ۔ ضلع مونگیر

چوہدری اکبر خان صاحب پٹواری۔ معرفت منشی مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی +

فیض احمد صاحب ولد خدا بخش۔ موضع میہوڈی للیاں۔ بدوملہی۔ سیالکوٹ +

اخبار عالم پر ایک سرسری نگاہ

آہ! ایک وہ وقت تھا کہ اگر دس مسلمان کہیں چلے جاتے تو سینکڑوں کیا ہزاروں ان کے رعب کے سبب کانپتے تھے۔ آج وہ وقت ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے شہر پر شہر اور مُلک پر مُلک نکلا جا رہا ہے۔ سلطان مراکو زندہ موجود ہے اور جرمن اور فرانس میں اُسکے حصوں کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ ایران مسلمانوں کا ہے مگر اُس کے تجارتی انفلوانس کے حصول کا عہد و پیمان یورپ میں ہو رہا ہے۔ **طرابلس** مسلمانوں کا۔ ترکوں کا۔ یورپ کے اخبار بھی کہتے ہیں ترکوں کا۔ پر اٹلی کہتا ہے نہیں میرا۔ اس پر ترکوں اور اطالیوں میں اعلانِ جنگ ہو گیا۔ اطالی بیڑا جنگی جہازوں کا طرابلس میں پہنچ گیا۔ طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے اور ترک اندر کی طرف چلے گئے ہیں اور جنگ کی طیاریاں کرتے ہیں۔ کیسی بے رُعبی چھا گئی ہے۔ کاشکہ مسلمان اب بھی سمجھیں کر ع شامتِ اعمالِ ماں آورد ایامے چنیں

ہمعصر وطن فرماتے ہیں یہ **قرب قیامت** کی علامت ہے۔ بالکل درست ہے۔ بجا ہے۔ ہم تو مدت سے یہی پُکار رہے ہیں۔ شکر ہے کہ اب اہلِ وطن کی بھی آنکھیں کُھلیں۔ فرماتے ہیں "آثار قیامت میں سے ایک علامت مدتوں یہ بتائی جا رہی ہے کہ اسلامی سیاسی اثر کا تقریباً نابود ہو جانا قرب قیامت کی نشانی ہے" اور "دوسری نشانی اخلاق کا عام انحطاط ہے"۔ سو دونوں باتیں پُوری ہو گئیں۔ اب ذرا اُس کی بھی تلاش کیجئے جو قرب قیامت میں آنے والا ہے۔ کلکتہ اور لاہور کے مسلمانوں نے بڑے بڑے **جلسے** کئے ہیں۔ اٹلی کی اِس زبردستی پر نفرین کی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ ترکوں کو انصاف دلائے۔ اطالیہ میں والنیٹر جوق در جوق اُٹھ رہے ہیں۔ جوشِ جنگ بڑھ رہا ہے رُسنا جاتا ہے **شاہِ ایران** گرفتار ہو گئے۔ ایک انگریزی سیاح یورپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ اب ایران پر قبضہ کر لیا جائے۔ امن عامہ کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ کیوں نہو۔ ہمارے ایک دوست نے ایران اور ٹرکی کے انقلاب کو مسلمانوں کے استحکام پر **مینار بلند** کی نشانی بتلایا تھا۔ وہ ذرا غور فرماویں۔ اخباروں والے چاہتے ہیں بادشاہ سلامت کی آمد پر **پریس ایکٹ** موقوف کرایا جائے۔ اچھی بات ہے مگر کہیں جنگ اٹلی و ٹرکی بادشاہ کی آمد میں خلل انداز نہو جائے۔ ہماری **مسلم پریس** ایسوسی ایشن کو بھی اِس پر توجہ کرنی چاہیئے بشرطیکہ مسلمانوں کی مشترکہ قسمت میں سے حِصّہ لینے سے وہ بچ نکلے۔ کیونکہ اخباروں میں اُس پر کچھ حسنِ ظن کیا جا رہا ہے۔ اللہ خیر کرے +

نواب وقار نواز جنگ نے تسلیم کیا ہے کہ فی زمانہ **نبی** ہو سکتا ہے۔ مگر لغوی نبی۔ اچھا بابا۔ کچھ تو مانو۔ شکر ہے کہ جو نبی کے لفظ کی دہشت تھی وہ تو تم سے دُور ہوئی خدا چاہے گا تو اور آگے ترقی کرو گے۔ **اہلِ حدیث** فرماتے ہیں "مسلمان وہ ہے جو آنحضرت کو اپنا امام رہنما جانکر ان کی الہامی کتاب قرآن شریف کو واجب العمل جانے"۔ اِس تعریف سے بھلا حضرت مرزا صاحب کیونکر باہر رہ گئے۔ غور کیجئے؟ سہارنپور میں **چماروں** نے بھی کانفرنس کی ہے۔ خوب کیا۔ **ہندو** لفظ کی کیا تعریف ہے؟ اخبار ہندوستان کے نامہ نگار لکھتے لکھتے تھک گئے۔ کوئی جامع مانع تعریف ہی بننے میں نہیں آتی۔ وزیگا پٹم کے پرنسپل سری نواس صاحب نے جھگڑا مکایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہندو وہ ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ پھر مسلمانوں سے کیوں جنگ ہے؟۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے قادیان کے اسکول سے علیحدہ ہو کر **بٹالہ** کے مشن اسکول میں نوکری کر لی ہے۔ اچھا ہے بٹالہ کے احمدیوں کو ایک سابق مہاجر مل گیا۔ **رنگون** سے مولوی ابو سعید عربی اطلاع دیتے ہیں کہ مرزا حیرت برہما سے نامراد لوٹے اور رنگون میں مولویوں میں عید کے دن کاغذی جنگ ہوئی۔ ایک کہے میرے پیچھے پڑھو۔ دوسرا کہے میرے پیچھے پڑھو۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں برطانیہ میں ۴۳۰۶ **دوالئے** نکلے + ہندوستان میں ہندو مسلمانوں میں **کشیدگی** بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اِسکے ذمہ وار زیادہ تر اخبار نویس ہیں۔ ہمعصر اخبار عام نے بھی اپنا طرز بدل لیا ہے۔ شاید پہلے طرز کو ہندو خریداروں نے پسند نہیں کیا۔ یا مُسلمان خریداروں کی تعداد کچھ کم ہو گئی ہے۔ اخبار **ملت**۔ اخبار ہندوستان کی حقارت کرتا ہے کہ اُسکے پڑھنے والے چھوٹے اور کم فہم لوگ ہیں۔ یہ ٹھیک ہے مگر برادرمن ہندوؤں نے جو مطلب حاصل کیا ہے وہ عام فہم زبان اور ارزانی قیمت کے ذریعہ عوام تک پہنچکر حاصل کیا ہے۔ آپ لٹریچر کی اعلیٰ پروازیوں میں رہیں اور وہ اپنا مقصد پُورا کر جائیں +

*

ماموُر کو مانو

یاحسرۃً علے العباد ما یاتیھم من رسولٍ الّا کانوا بہٖ یستھزءُون

خاکسار نے مدت سے بذریعہ خط کے بعیت قبول کر لی ہوئی ہے۔ اور ممات مسیح علیہ السلام پر ایمان بالیقین لایا ہوا ہے کہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ جو پہلا مسیح ہے وہ مر چکا ہے۔ جسکی مرنے کی ثبوت میں حضرت صاحب نے تیئیس آیات قرآنیہ و اکثر احادیث نبویہ دی ہوئی ہیں۔ اے مؤمنو مسیح کی موت پر ایمان لاؤ۔ اور افسوس اوپر بندوں کے جو آئے اُن کے پاس رسول مگر تھے اُنکے ساتھ مسخریاں کرتے۔ ایسا ہی مخالفوں ہمارے نے حضرت فداہ ابی و امی کے جھٹلانے پر زور باندھا۔ مگر اللہ جل جلالہ نے اُن کی برکتِ عظمٰے سے لوگوں اور دنیا و ما فیہا نور سے معمور کیا۔ اور خدا اپنے بندوں کو ہمیشہ اِسی طرح برگزیدہ کرتا ہے +

پس ہر ایک مخالف کو اللہ جل جلالہ اپنی سیدھی راہ پر چلاوے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔ اِنَّ ھٰذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ۔ والسلام۔ خاکسار عبدالعزیز (مولوی) +

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے ہیں۔ از ناصر

نواب بہ مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض ہے کہ آپ بدر میں شایع فرما دیں کہ یہ عاجز سفر کشمیر سے واپس قادیان میں آ گیا ہے تاکہ احباب مطلع رہیں۔ اور مجھ سے خط و کتابت قادیان کے پتہ سے کریں۔ خصوصاً چند اشخاص زیادہ توجہ فرما دیں۔ اللہ دتا بھٹی سدہ نی۔ علاقہ ملتان۔ ذوالفقار علیخاں صاحب افسر محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین محکمہ ریل الہ آباد۔ میر مراد علی صاحب نائب صدر محاسب حیدر آباد دکن +

ناصر نواب از قادیان - ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء +

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی اعلیٰ قابلیت کی قدردانی میں

گورنمنٹ نے مناسب جانا کہ بغیر امتحان کے اُن کو فرسٹ گریڈ کا ڈاکٹر بنایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو +

عیسائی مشنری

اخبار خواں پبلک کو یاد ہوگا کہ اعلےٰ حضرت امیر عبدالرحمن خان مرحوم فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے حضور میں عیسائی پادریوں کی طرف سے ایکدفعہ یہ درخواست پیش ہوئی تھی کہ مسیحی مشنریوں کو افغانستان میں وعظ کرنے اور تہذیب پھیلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے بیدار مغز امیر کیجانب سے اس کا یہ جواب ملا تھا کہ "جو تہذیب آپ نے چین میں پھیلائی ہے اُسکا نتیجہ یورپ کی تمام طاقتوں کا متفقہ حملہ ہوا ہے یہی تہذیب آپ یہاں بھی پھیلائینگے۔ افغان عموماً جاہل ہیں۔ اگر کسی نے غصہ میں آکر کسی پادری کو مار ڈالا تو ہم ذمہ دار ہونگے۔" اس جواب کا یہ نتیجہ ہوا کہ آجتک پادریصاحبان نے اس طرف رُخ کرنیکا ارادہ بھی نہیں کیا +

امیر مرحوم نے جو بات آجسے ایک مدت پہلے کہی تھی۔ اُسے انگریز مدبرین کے تجربہ نے بھی صحیح تسلیم کیا ہے۔ وزیر خارجیہ انگلستان کو متعدد بیہ واطنہ دادنہ) کے معاملات میں دو دفعہ کہنا پڑا کہ "قصور وار خود عیسائی ہوئے"۔ حال ہی میں لوگوس واقعہ مغربی افریقہ کے پادری صاحب نے شکایت کی کہ جنوبی نائیجریا میں عیسائیوں پر تشدد ہو رہا ہے۔ اِس کا جو مفقول جواب گورنر نائیجریا نے دیا ہے۔ اُس سے واضح ہوتا ہے کہ انگریز حکام اس مقدس گروہ کے نبض شناس ہوگئے ہیں۔ سر والٹر ایجرٹن فرماتے ہیں "مغربی افریقہ کے کسی ملک میں مشنریوں کو اسقدر رعائیتیں اور آسانیاں نہیں حاصل ہیں جسقدر کہ جنوبی نائیجریا میں ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے ملک میں مشنریوں کی اتنی کثرت ہی ہے افسوس ہے کہ) دیرینہ شکایتوں کو نئے لباس میں ظاہر کیا جاتا ہے بات اصل میں یہ ہے کہ مسیحی مشنری اور نئے بپتسمہ پائے ہوئے دیسی اپنے رؤسا کی اطاعت نہیں کرتے اور اُنہیں اُلٹا ناراض ہونیکا موقع دیتے ہیں بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قیصر کے ملک میں رہکر قیصر کی حکومت کا جوا گردن سے اُتار دیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کو اپنی حرکات کا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے دیسی رئیسوں کو شکایت ہے کہ جو آدمی عیسائی ہوتا ہے وہ ہماری حکم عدولی کرتا اور بات بات کی شکایت اپنے پادری کے پاس لے جاتا ہے +

مذکورہ بالا عبارت سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ (اول) عیسائی پادریوں کو بے بنیاد شکایت کی عادت ہو گئی ہے (دوم) باوجود کثیر التعداد مشنری افواج کے اُنکو وہاں فتوحات حاصل نہیں حالانکہ اسلام اس ملک میں بسرعت تمام پھیل رہا ہے (سوم) رعایا کو حکمرانوں سے گستاخی کا برتاؤ کرنا سکھایا جاتا اور اعلیٰ حکومت کے راہ میں رکاوٹیں اور مشکلیں پیدا کیجاتی ہیں +

ان آثار و نتائج کے ہوتے ہوئے کچھ عجب نہیں اگر پادریوں کا یہ قیاس پورا ہو کہ وہ دن قریب ہے جب تمام نائیجریا مسلمان ہو جائیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کے پورا کرنے والے بھی وہی مسلمان ہونگے جنکی بے اصولیاں

ع "ہزار خندہ کفر است بر مسلمانی" کی مصداق بنی ہوئی ہیں + (از وکیل)

رسید زر

۹- جون ۱۹۱۱ء

محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ۱؎ رئیس الدین احمد صاحب ۱۵۳۰ للعہ
غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ ۔ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ ۱؎

۱۰- جون ۱۹۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عہ

۱۲- جون ۱۹۱۱ء

میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبدالرحمن ۲۴۳۰ للعہ

۱۳- جون ۱۹۱۱ء

عطا محمد صاحب ۷۴۷۴ ۱؎

درخواست جنازہ

کمترین کی والدہ صاحبہ مکرمہ اس دارِ فانی سے بدار جاودانی رحلت فرما ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون لہذا خدمت میں عرض پرواز ہوتا ہوں کہ بذریعہ اخبار بدر احمدی احباب سے دعائے مغفرت فرمائی جاوے

خاکسار
عبدالرحمن فرزند حاجی محمد عمر ڈار احمدی ہنور +